خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ (صحیح بخاری)

تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے

عَلَّمَ الْقُرْآنَ

یعنی

قرآن مجید کا جدید قاعدہ

شیخ علی جواد بی اے لکچرر وصدر مجلس دینیات مسلم یونیورسٹی انٹرمیڈیٹ کالج علی گڑھ

مؤلف

عقائد اسلام (برائے درجۂ اطفال)، اردو کا جدید قاعدہ۔ اردو کی جدید کتاب سیرت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم

کتاب الصلوٰۃ مصنفہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ و ابواب جامع صغیر مصنفہ حضرت امام محمد شاگرد رشید حضرت امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ

باہتمام خانصاحب عبداللطیف خاں

جامعہ پریس جامع مسجد دہلی میں ۱۳۵۴ھ ۱۹۳۵ء طبع ہوا

ملنے کا پتہ:۔ شیخ علی جواد مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

قیمت فی جلد دو آنے (۲/)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ حال

اَفْضَلُ عِبَادَةِ اُمَّتِیْ قِرَاءَۃُ الْقُرْآنِ (حدیث) (میری اُمت کی سب سے بڑی عبادت قرآن مجید کی تلاوت ہے)

اسلامی عقاید و اخلاق کی تعلیم ہمارے ابتدائی نصاب کے لئے ضروری و لازمی ہے ورنہ ہماری آیندہ نسلیں مذہبی خصوصیات سے بالکل بے بہرہ ہو جائیں گی۔ اس لئے ہمارا فرض اوّلین ہے کہ ہم بچوں کے نصاب کو اسلامی نقطۂ خیال سے ترتیب دیں۔ اس سلسلے میں قرآن مجید کی تعلیم کا مسئلہ سب سے اہم و اقدم ہے۔

بچپن کا زمانہ قرآن مجید کے متن کی تعلیم کے لئے بہترین زمانہ ہے۔ تجربے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اکثر بچے قرآن مجید کی تعلیم سے محض اس لئے محروم رہ گئے ہیں کہ بچپن میں ان کو دوسری زبانوں کے سیکھنے کی طرف لگا دیا گیا۔ بڑے ہونے پر مختلف علوم و فنون کی درسی کتابوں کا بار طلبہ پر اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کا موقع نہیں رہتا۔ قرآن مجید کی ابتدائی تعلیم میں (گو ناظرہ ہی سہی) ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ آگے چل کر طلبہ کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور اس کے مطالب کے سمجھنے میں بہت زیادہ سہولت ہو جاتی ہے۔

قرآن مجید پڑھانے کی مروجہ درسی کتابیں بہت زیادہ ناقص ہیں اُن کے نقائص کو محسوس کر کے میں نے اس قاعدے کو ترتیب دیا ہے۔ اس قاعدے کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:-

(۱) بے معنی و مہمل الفاظ جن کے رٹنے میں بچوں کے دماغ پر فضول بار پڑتا تھا اور پڑھنے میں بھی مطلقاً دلچسپی نہ ہوتی تھی بالکل نکال دئے گئے ہیں۔

(۲) اسباق میں لعینہٖ قرآنی الفاظ یا اُن کے مشتقات استعمال کئے گئے ہیں۔

(۳) ہر سبق میں ہموزن الفاظ جمع کئے گئے ہیں تاکہ دو چار الفاظ پڑھنے کے بعد اگلے الفاظ بچے خود بخود اپنی طبیعت سے آسانی نکال لیں۔

(۴) اس کی ترتیب کا مقصد یہ بھی ہے کہ بچے شروع ہی سے صرف صغیر و صرف کبیر سے اچھی طرح مانوس ہو جائیں تاکہ یہ قاعدہ بیک کرشمہ دو کار کا مصداق ہو۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس کتاب سے بچوں کی تعلیم شروع کی گئی تو قرآن مجید کے سیکھنے میں بہت زیادہ سہولت ہوگی۔

"مولف"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

ا ب ت ث

ج ح خ د ذ ر ز

س ش ص ض ط ظ

ع غ ف ق ک ل

م ن و ہ ھ ء ی

اَ بَ تَ ثَ
جَ حَ خَ دَ ذَ رَ زَ
سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ
عَ غَ فَ قَ کَ لَ
مَ نَ وَ ہَ ءَ یَ

اِ بِ تِ ثِ

جِ حِ خِ دِ ذِ رِ زِ

سِ شِ صِ ضِ طِ ظِ

عِ غِ فِ قِ کِ لِ

مِ نِ وِ ہِ ءِ یِ

اُ بُ تُ ثُ

جُ حُ خُ دُ ذُ رُ زُ

سُ شُ صُ ضُ طُ ظُ

عُ غُ فُ قُ کُ لُ

مُ نُ وُ ہُ ھُ ءُ یُ

(۱)

فَ تَ حَ فَتَحَ	جَ مَ عَ جَمَعَ
ذَ هَ بَ ذَهَبَ	نَ فَ عَ نَفَعَ
مَ نَ عَ مَنَعَ	طَ بَ عَ طَبَعَ
رَ فَ عَ رَفَعَ	بَ عَ ثَ بَعَثَ
جَ عَ لَ جَعَلَ	فَ عَ لَ فَعَلَ

ہدایت :- مرکبات میں صرف حروف کے سرے آپس میں ایک دوسرے سے جوڑ دیے جاتے ہیں اس لئے مدرسین ان سروں کے جوڑوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرادیں۔

فَتَحَ سورۂ بقرہ ۲/۹ - جَمَعَ طٰہٰ ۲۰/۲ - ذَهَبَ ہود ۱۱/۲ نَفَعَ یونس ۱۰/۲ - مَنَعَ بنی اسرائیل ۱۷/۱۱ - طَبَعَ نساء ۴/۲۲
رَفَعَ رعد ۱۳/۱ - بَعَثَ جمعہ ۶۲/۱ - جَعَلَ توبہ ۹/۶ - فَعَلَ فجر ۸۹/۱

(۲)

ضَ رَ بَ ضَرَبَ	كَ سَ بَ كَسَبَ
كَ شَ فَ كَشَفَ	غَ فَ رَ غَفَرَ
رَ جَ عَ رَجَعَ	نَ زَ عَ نَزَعَ
سَ بَ قَ سَبَقَ	قَ دَ رَ قَدَرَ
حَ مَ لَ حَمَلَ	نَ زَ لَ نَزَلَ
فَ صَ لَ فَصَلَ	ظَ لَ مَ ظَلَمَ

ضَرَبَ سورہ ابراہیم ۱۴/۴ - كَسَبَ طور ۵۲/۱ كَشَفَ نحل ۱۶/۷ غَفَرَ قصص ۲۸/۲ رَجَعَ اعراف ۷/۱۸ - نَزَعَ شعراء ۲۶/۲

سَبَقَ مومنون ۲۳/۲ قَدَرَ فجر ۸۹/۱ حَمَلَ طٰہٰ ۲۰/۶ نَزَلَ بنی اسرائیل ۱۷/۱۲ فَصَلَ بقرہ ۲/۳۳ - ظَلَمَ نمل ۲۷/۱

(۳)

نَ صَ رَ نَصَرَ	شَ كَ رَ شَكَرَ
خَ رَ جَ خَرَجَ	كَ تَ بَ كَتَبَ
خَ لَ قَ خَلَقَ	رَ زَ قَ رَزَقَ
نَ ظَ رَ نَظَرَ	ذَ كَ رَ ذَكَرَ
سَ جَ دَ سَجَدَ	حَ كَ مَ حَكَمَ
كَ تَ مَ كَتَمَ	حَ شَ رَ حَشَرَ

نَصَرَ عمران ۳/۱۴ شَكَرَ قمر ۵۲/۲ خَرَجَ مریم ۱۹/۱ كَتَبَ انعام ۲/۲ خَلَقَ مائدہ ۵/۴ ۔ رَزَقَ نسار ۴/۶ نَظَرَ صافات ۲/۳
ذَكَرَ احزاب ۳۳/۳ ۔ سَجَدَ حجر ۱۵/۳ ۔ حَكَمَ مومن ۴۰/۵ كَتَمَ بقرہ ۲/۱۶ حَشَرَ نازعات ۷۹/۱

(۴)

سَ مِ عَ	سَمِعَ	شَ رِ بَ	شَرِبَ
رَ حِ مَ	رَحِمَ	عَ لِ مَ	عَلِمَ
فَ رِ حَ	فَرِحَ	شَ هِ دَ	شَهِدَ
خَ سِ رَ	خَسِرَ	بَ خِ لَ	بَخِلَ
عَ مِ لَ	عَمِلَ	نَ فِ دَ	نَفِدَ

سَمِعَ سورہ نحل ۱۶/۱۱ شَرِبَ سورہ بقرہ ۲/۳۳ رَحِمَ سورہ دخان ۲۵/۲ عَلِمَ سورہ نور ۲۴/۶

فَرِحَ شوریٰ ۲۵/۵ شَهِدَ احقاف ۲۶/۱ خَسِرَ حج ۲۲/۲ بَخِلَ یس ۹۲/۱

عَمِلَ کہف ۱۵/۱۱ نَفِدَ کہف ۱۵/۱۲

(۵)

فَتَحَتْ ـ جَمَعَتْ ـ ذَهَبَتْ ـ نَفَعَتْ

ضَرَبَتْ ـ كَسَبَتْ ـ كَشَفَتْ ـ غَفَرَتْ

نَصَرَتْ ـ شَكَرَتْ ـ خَرَجَتْ ـ كَتَبَتْ

سَمِعَتْ ـ شَرِبَتْ ـ رَحِمَتْ ـ عَلِمَتْ

(۶)

فَتَحْتَ ـ جَمَعْتَ ـ ذَهَبْتَ ـ نَفَعْتَ

ضَرَبْتَ ـ كَسَبْتَ ـ كَشَفْتَ ـ غَفَرْتَ

نَصَرْتَ ـ شَكَرْتَ ـ خَرَجْتَ ـ كَتَبْتَ

سَمِعْتَ ـ شَرِبْتَ ـ رَحِمْتَ ـ عَلِمْتَ

ہدایت ۔ مدرسین بچوں کو ساکن اور اس کی علامت (٥) اچھی طرح ذہن نشین کرادیں اور بتادیں کہ جس حرف پر زبر ۔ زیر ۔ پیش نہ ہو اُسے ساکن کہتے ہیں۔

(۷)

فَتَحْتِ - جَمَعْتِ - ذَهَبْتِ - نَفَعْتِ

ضَرَبْتِ - كَسَبْتِ - كَشَفْتِ - غَفَرْتِ

نَصَرْتِ - شَكَرْتِ - خَرَجْتِ - كَتَبْتِ

سَمِعْتِ - شَرِبْتِ - رَحِمْتِ - عَلِمْتِ

(۸)

فَتَحْتُ - جَمَعْتُ - ذَهَبْتُ - نَفَعْتُ

ضَرَبْتُ - كَسَبْتُ - كَشَفْتُ - غَفَرْتُ

نَصَرْتُ - شَكَرْتُ - خَرَجْتُ - كَتَبْتُ

سَمِعْتُ - شَرِبْتُ - رَحِمْتُ - عَلِمْتُ

(۹)

فَتَحَا ۔ جَمَعَا ۔ ذَهَبَا ۔ نَفَعَا

ضَرَبَا ۔ كَسَبَا ۔ كَشَفَا ۔ غَفَرَا

نَصَرَا ۔ شَكَرَا ۔ خَرَجَا ۔ كَتَبَا

سَمِعَا ۔ شَرِبَا ۔ رَحِمَا ۔ عَلِمَا

(۱۰)

فَتَحَتَا ۔ جَمَعَتَا ۔ ذَهَبَتَا ۔ نَفَعَتَا

ضَرَبَتَا ۔ كَسَبَتَا ۔ كَشَفَتَا ۔ غَفَرَتَا

نَصَرَتَا ۔ شَكَرَتَا ۔ خَرَجَتَا ۔ كَتَبَتَا

سَمِعَتَا ۔ شَرِبَتَا ۔ رَحِمَتَا ۔ عَلِمَتَا

ہدایت ۔ فَتَحَا کی آواز کسی قدر کھینچ کر نکالی جائے تاکہ فَتَحَ ۔ اور فَتَحَا میں فرق اچھی طرح واضح ہو جائے ۔

(۱۱)

فَتَحْتُمَا - جَمَعْتُمَا - ذَهَبْتُمَا - نَفَعْتُمَا

ضَرَبْتُمَا - كَسَبْتُمَا - كَشَفْتُمَا - غَفَرْتُمَا

نَصَرْتُمَا - شَكَرْتُمَا - خَرَجْتُمَا - كَتَبْتُمَا

سَمِعْتُمَا - شَرِبْتُمَا - رَحِمْتُمَا - عَلِمْتُمَا

(۱۲)

فَتَحُوْا* - جَمَعُوْا - ذَهَبُوْا - نَفَعُوْا

ضَرَبُوْا - كَسَبُوْا - كَشَفُوْا - غَفَرُوْا

نَصَرُوْا - شَكَرُوْا - خَرَجُوْا - كَتَبُوْا

سَمِعُوْا - شَرِبُوْا - رَحِمُوْا - عَلِمُوْا

* ہدایت۔ مدرسین بچوں کو سمجھادیں کہ یہاں الف صرف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔ جس حرف پر کوئی علامت یعنی زبر۔ زیر۔ پیش۔ جزم یا تشدید نہ ہو تو ہجے کے وقت اُسے بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔

(١٣)

فَتَحْنَ - جَمَعْنَ - ذَهَبْنَ - نَفَعْنَ

ضَرَبْنَ - كَسَبْنَ - كَشَفْنَ - غَفَرْنَ

نَصَرْنَ - شَكَرْنَ - خَرَجْنَ - كَتَبْنَ

سَمِعْنَ - شَرِبْنَ - رَحِمْنَ - عَلِمْنَ

(١٤)

فَتَحْتُمْ - جَمَعْتُمْ - ذَهَبْتُمْ - نَفَعْتُمْ

ضَرَبْتُمْ - كَسَبْتُمْ - كَشَفْتُمْ - غَفَرْتُمْ

نَصَرْتُمْ - شَكَرْتُمْ - خَرَجْتُمْ - كَتَبْتُمْ

سَمِعْتُمْ - شَرِبْتُمْ - رَحِمْتُمْ - عَلِمْتُمْ

(۱۵)

فَتَحْتُنَّ ۔ جَمَعْتُنَّ ۔ ذَهَبْتُنَّ ۔ نَفَعْتُنَّ

ضَرَبْتُنَّ ۔ كَسَبْتُنَّ ۔ كَشَفْتُنَّ ۔ غَفَرْتُنَّ

نَصَرْتُنَّ ۔ شَكَرْتُنَّ ۔ خَرَجْتُنَّ ۔ كَتَبْتُنَّ

سَمِعْتُنَّ ۔ شَرِبْتُنَّ ۔ رَحِمْتُنَّ ۔ عَلِمْتُنَّ

(۱۶)

فَتَحْنَا ۔ جَمَعْنَا ۔ ذَهَبْنَا ۔ نَفَعْنَا

ضَرَبْنَا ۔ كَسَبْنَا ۔ كَشَفْنَا ۔ غَفَرْنَا

نَصَرْنَا ۔ شَكَرْنَا ۔ خَرَجْنَا ۔ كَتَبْنَا

سَمِعْنَا ۔ شَرِبْنَا ۔ رَحِمْنَا ۔ عَلِمْنَا

ہدایت :۔ مدرسین بچوں کو تشدید اور اس کی علامت (ّ) اچھی طرح سمجھا دیں اور بتا دیں کہ تشدید والا حرف دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے

(١٧)

يَفْتَحُ ۔ يَجْمَعُ ۔ يَذْهَبُ ۔ يَنْفَعُ ۔ يَمْنَعُ

يَطْبَعُ ۔ يَرْفَعُ ۔ يَبْعَثُ ۔ يَجْعَلُ ۔ يَفْعَلُ

(١٨)

يَضْرِبُ ۔ يَكْسِبُ ۔ يَكْشِفُ ۔ يَغْفِرُ ۔ يَرْجِعُ

يَنْزِعُ ۔ يَسْبِقُ ۔ يَقْدِرُ ۔ يَحْمِلُ ۔ يَنْزِلُ

(١٩)

يَنْصُرُ ۔ يَشْكُرُ ۔ يَخْرُجُ ۔ يَكْتُبُ ۔ يَخْلُقُ

يَرْزُقُ ۔ يَنْظُرُ ۔ يَذْكُرُ ۔ يَسْجُدُ ۔ يَحْكُمُ

(٢٠)

يَسْمَعُ ۔ يَشْرَبُ ۔ يَرْحَمُ ۔ يَعْلَمُ ۔ يَفْرَحُ

يَشْهَدُ ۔ يَخْسَرُ ۔ يَبْخَلُ ۔ يَعْمَلُ ۔ يَنْفَدُ

(۲۱)

تَفْتَحُ - تَجْمَعُ - تَذْهَبُ - تَنْفَعُ

تَضْرِبُ - تَكْسِبُ - تَكْشِفُ - تَغْفِرُ

تَنْصُرُ - تَشْكُرُ - تَخْرُجُ - تَكْتُبُ

تَسْمَعُ - تَشْرَبُ - تَرْحَمُ - تَعْلَمُ

(۲۲)

تَفْتَحِيْنَ - تَجْمَعِيْنَ - تَذْهَبِيْنَ - تَنْفَعِيْنَ

تَضْرِبِيْنَ - تَكْسِبِيْنَ - تَكْشِفِيْنَ - تَغْفِرِيْنَ

تَنْصُرِيْنَ - تَشْكُرِيْنَ - تَخْرُجِيْنَ - تَكْتُبِيْنَ

تَسْمَعِيْنَ - تَشْرَبِيْنَ - تَرْحَمِيْنَ - تَعْلَمِيْنَ

(۲۳)

يَفْتَحَانِ - يَجْمَعَانِ - يَذْهَبَانِ - يَنْفَعَانِ

يَضْرِبَانِ - يَكْسِبَانِ - يَكْشِفَانِ - يَغْفِرَانِ

يَنْصُرَانِ - يَشْكُرَانِ - يَخْرُجَانِ - يَكْتُبَانِ

يَسْمَعَانِ - يَشْرَبَانِ - يَرْحَمَانِ - يَعْلَمَانِ

(۲۴)

يَفْتَحُوْنَ - يَجْمَعُوْنَ - يَذْهَبُوْنَ - يَنْفَعُوْنَ

يَضْرِبُوْنَ - يَكْسِبُوْنَ - يَكْشِفُوْنَ - يَغْفِرُوْنَ

يَنْصُرُوْنَ - يَشْكُرُوْنَ - يَخْرُجُوْنَ - يَكْتُبُوْنَ

يَسْمَعُوْنَ - يَشْرَبُوْنَ - يَرْحَمُوْنَ - يَعْلَمُوْنَ

(۲۵)

يَفْتَحْنَ - يَجْمَعْنَ - يَذْهَبْنَ - يَنْفَعْنَ

يَضْرِبْنَ - يَكْسِبْنَ - يَكْشِفْنَ - يَغْفِرْنَ

يَنْصُرْنَ - يَشْكُرْنَ - يَخْرُجْنَ - يَكْتُبْنَ

يَسْمَعْنَ - يَشْرَبْنَ - يَرْحَمْنَ - يَعْلَمْنَ

(۲۶)

÷ تَفْتَحُوْنَ - تَضْرِبُوْنَ - تَنْصُرُوْنَ - تَسْمَعُوْنَ

(۲۷)

÷ تَفْتَحْنَ - تَضْرِبْنَ - تَنْصُرْنَ - تَسْمَعْنَ

(۲۸)

÷ اَفْتَحُ - اَضْرِبُ - اَنْصُرُ - اَسْمَعُ

(۲۹)

÷ نَفْتَحُ - نَضْرِبُ - نَنْصُرُ - نَسْمَعُ

(۳۰)

اِفْتَحْ - اِجْمَعْ - اِذْهَبْ - اِنْفَعْ

÷ جگہ کی قلت اور اختصار کے خیال سے ہر وزن کا صرف ایک ایک صیغہ دیا گیا ہے۔

اِضْرِبْ - اِكْسِبْ - اِكْشِفْ - اِغْفِرْ

اُنْصُرْ - اُشْكُرْ - اُخْرُجْ - اُكْتُبْ

اِسْمَعْ - اِشْرَبْ - اِرْحَمْ - اِعْلَمْ

(۳۱)

اِفْتَحِیْ - اِجْمَعِیْ - اِذْهَبِیْ - اِنْفَعِیْ

اِضْرِبِیْ - اِكْسِبِیْ - اِكْشِفِیْ - اِغْفِرِیْ

اُنْصُرِیْ - اُشْكُرِیْ - اُخْرُجِیْ - اُكْتُبِیْ

اِسْمَعِیْ - اِشْرَبِیْ - اِرْحَمِیْ - اِعْلَمِیْ

(۳۲)

لِيَفْتَحْ - لِيَضْرِبْ - لِيَنْصُرْ - لِيَسْمَعْ

(۳۳)

لَمْ يَفْتَحْ - لَمْ يَضْرِبْ - لَمْ يَنْصُرْ - لَمْ يَسْمَعْ

(۳۴)

لَنْ يَّفْتَحَ ۔ لَنْ يَّضْرِبَ ۔ لَنْ يَّنْصُرَ ۔ لَنْ يَّسْمَعَ

(۳۵)

لَيَفْتَحَنَّ ۔ لَيَضْرِبَنَّ ۔ لَيَنْصُرَنَّ ۔ لَيَسْمَعَنَّ

(۳۶)

صَدَّقَ ۔ كَذَّبَ ۔ عَلَّمَ ۔ حَرَّمَ ۔ سَبَّحَ

(۳۷)

بَارَكَ ۔ حَارَبَ ۔ جَاهَدَ

(۳۸)

اَفْلَحَ ۔ اَسْلَمَ ۔ اَخْرَجَ ۔ اَنْقَضَ ۔ اَنْفَقَ ۔ اَنْعَمَ

(۳۹)

تَقَبَّلَ ۔ تَصَدَّقَ ۔ تَقَطَّعَ ۔ تَعَجَّلَ ۔ تَذَكَّرَ ۔ تَبَسَّمَ

(۴۰)

تَبَارَكَ ۔ تَشَابَهَ ۔ تَطَاوَلَ ۔ تَدَارَكَ

(۴۱)

اِنْسَلَخَ - اِنْقَلَبَ - اِنْفَلَقَ - اِنْطَلَقَ

(۴۲)

اِمْتَحَنَ - اِقْتَحَمَ - اِقْتَرَبَ - اِكْتَسَبَ - اِعْتَرَفَ

(۴۳)

اِسْتَغْفَرَ - اِسْتَكْبَرَ - اِسْتَخْرَجَ - اِسْتَمْسَكَ

(۴۴)

يُصَدِّقُ - يُكَذِّبُ - يُعَلِّمُ - يُحَرِّمُ - يُسَبِّحُ

(۴۵)

يُجَاهِدُ - يُجَادِلُ - يُدَافِعُ - يُغَادِرُ

(۴۶)

يُفْلِحُ - يُخْرِجُ - يُرْسِلُ - يُسْمِعُ - يُخْلِفُ

(۴۷)

يَتَقَبَّلُ - يَتَذَكَّرُ - يَتَكَلَّمُ

(۴۸)

يَتَغَامَزُوْنَ - يَتَعَارَفُوْنَ - يَتَلَاوَمُوْنَ - يَتَنَازَعُوْنَ

(۴۹)

يَنْتَظِرُ - يَنْتَقِمُ - يَنْطَلِقُ - يَنْقَلِبُ

(۵۰)

يَسْتَخْلِفُ - يَسْتَضْعِفُ - يَسْتَعْجِلُ

(۵۱)

اُ بٌ تٌ ثٌ جٌ حٌ خٌ دٌ ذٌ رٌ زٌ سٌ شٌ

صٌ ضٌ طٌ ظٌ عٌ غٌ فٌ قٌ کٌ لٌ مٌ نٌ وٌ ہٌ ھٌ ءٌ

یٌ

اِ بٍ تٍ ثٍ جٍ حٍ خٍ دٍ ذٍ رٍ زٍ سٍ شٍ

صٍ ضٍ طٍ ظٍ عٍ غٍ فٍ قٍ کٍ لٍ مٍ نٍ وٍ ہٍ ھٍ ءٍ یٍ

(۵۲)

أً بًا تًا ثًا جًا حًا خًا دًا ذًا رًا زًا سًا شًا صًا

ضًا طًا ظًا عًا غًا فًا قًا کًا لًا مًا نًا وًا ھًا ءًا یًا

(۵۳)

صَادِقٌ ۔ عَابِدٌ ۔ جَاعِلٌ ۔ سَابِقٌ ۔ سَائِلٌ ۔ شَاهِدٌ

سَمِیْنٍ ۔ صَدِیْقٍ ۔ ضَرِیْعٍ ۔

خَالِصًا ۔ خَائِفًا ۔ سَاقِطًا ۔ سَاکِنًا ۔ شَاهِدًا ۔ صَادِقًا

(۵۴)

مَجْمُوْعٌ ۔ مَذْمُوْمٌ ۔ مَرْصُوْصٌ ۔ مَرْقُوْمٌ ۔ مَشْهُوْدٌ

مَخْتُوْمٍ ۔ مَخْضُوْدٍ ۔ مَشْهُوْدٍ ۔ مَکْذُوْبٍ ۔ مَمْدُوْدٍ

مَذْکُوْرًا ۔ مَسْطُوْرًا ۔ مَسْئُوْلًا ۔ مَشْکُوْرًا ۔ مَظْلُوْمًا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

ہدایت ۔ مدرسین بچوں کو سمجھادیں کہ یہاں الف صرف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا ۔ (قاعدہ ختم ہوا)

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝

اور قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو (کہ ایک ایک حرف صاف صاف ادا ہو)

۱ - آیت کی علامت گول دایرہ (۝) ہے خواہ اس پر کچھ لکھا ہو یا نہ لکھا ہو - یہاں آیت پوری ہوگئی - ہر آیت پر وقف کرنے سے کلام مُسجّع و مقفّیٰ معلوم ہوتا ہے - جسے سُن کر کانوں کو لذّت اور طبیعت کو خاص لطف حاصل ہوتا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آیت پر وقف فرماتے تھے -

۲ - وقف کے متعلق آئمہ قرا سبعہ کے مختلف طریقے ہیں - قاری امام ابو عمرو رحمۃ اللہ تعالیٰ ہر آیت پر وقف فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ میرے نزدیک یہی پسندیدہ ہے کیونکہ یہ مسنون ہے - امام بیہقی نے شعبُ الایمان میں' نیز دیگر محدثین کرام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کے اتباع کے خیال سے ہر آیت پر وقف کرنا افضل ہے' اگرچہ کلام پورا نہ ہوا ہو' اور اس کا سلسلہ باقی ہو -

۳ - امام ابو داوٗد نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید تلاوت فرماتے تھے تو ایک ایک آیت علیحدہ علیحدہ پڑھتے تھے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تلاوت فرما کر وقف فرماتے تھے' پھر الحمد للہ رب العلمین کے بعد وقف فرماتے' اس کے بعد الرحمن الرحیم پڑھ کر پھر وقف کرتے تھے (الاتقان فی علوم القرآن)

۴ - ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید تلاوت فرماتے تو ایک ایک آیت ٹھہر ٹھہر کر الگ الگ کرکے قرأت کرتے - الحمد للہ رب العلمین تلاوت فرما کر وقف فرماتے - الرحمن الرحیم پڑھ کر پھر وقف فرماتے اور پھر مالک یوم الدین پڑھتے امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی اور شمائل ترمذی میں اس حدیث کی روایت فرمائی' اور یہ الفاظ ترمذی کے ہیں -

۵ - امام ابوداوٗدؒ نے بھی اس حدیث کی روایت فرمائی اور ان کے الفاظ یہ ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا ذکر کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ الحمد للہ رب العلمین ۝ الرحمن الرحیم ۝ مالک یوم الدین ۝ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت الگ الگ کرکے تلاوت فرماتے تھے -

۶ - امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی روایت کی اور ان کے الفاظ یہ ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت علیحدہ کرکے تلاوت فرماتے تھے - چنانچہ امام موصوف نے اسی کے مطابق مالک یوم الدین تک پڑھا -

۷ - دارقطنیؒ نے بھی اس حدیث کی روایت کی اور ان کے الفاظ یہ ہیں کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن مجید تلاوت فرماتے تو ایک ایک آیت قرأت فرماتے - اور اس حدیث کے باقی الفاظ وہی ہیں جو امام احمد کی مذکورہ روایت میں گزرے - اور ابو عبیدؒ' اور ابن سعدؒ نے "طبقات" میں' اور ابن ابی شیبہؒ اور ابن خزیمہؒ نے اور ابن الانباری نے "مصاحف" میں اور حاکمؒ اور بیہقیؒ اور خطیب بغدادیؒ' اور ابن عبد البرؒ دونوں نے اپنی کتاب المسکہ" میں' اور ابن ابی الدنیاؒ' اور امام شافعیؒ نے مسند میں' اور مشہور حنفی محدث امام طحاویؒ نے' اور نیز خالد بن خداشؒ نے اپنی جامع میں' اور محمد بن الجزریؒ نے اپنی اسناد سے احشاد میں' اور دیگر محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے خوب اچھی طرح سے چھان بین کرکے تنقیح فرمائی' اور اس حدیث کو صحیح ٹھہرایا - (ازالۃ الرائی وتحفۃ القراء) ۝

۸ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرماتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین ۝ ٹھہر ٹھہر کر' ایک ایک آیت علیحدہ کرکے پڑھتے - اس حدیث کو رزینؒ نے نقل فرمایا اور ایسا ہی "تیسیر" اور "رحمۃ المھداۃ" میں ہے -

۹ - ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرماتے بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

الحمد للہ رب العٰلمین ○ الرحمن الرحیم ○ اسی طرح ایک ایک آیت علٰحدہ علٰحدہ کرکے تلاوت فرماتے - اس حدیث کی امام ابوداود نے روایت کی، ایسا ہی "رحمۃ المہداۃ" میں ہے (ازالۃ الرای وتحفۃ القراء)

۱۰ - علامہ ابن قیمؒ شاگرد رشید حضرت امام ابن تیمیہ رحمہما اللہ تعالیٰ نے "زاد المعاد" میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر آیت پر ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے اور ہر آیت پر وقف کرتے - الحمد للہ رب العٰلمین تلاوت کرکے وقف فرماتے پھر الرحمن الرحیم کہتے - امام زہریؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک آیت علٰحدہ کرکے تلاوت فرماتے - ہر آیت پر وقف کرنا افضل ہے اگرچہ آیت مابعد سے متعلق ہو

۱۱ - بعض قرّاء نے آیات قرآنی کے معانی ومطالب کی پیروی کو مدنظر رکھ کر کلام کے پورے ختم ہونے پر وقف کرنے کا حکم دیا ہے - لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کا اتباع بہتر ہے - امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں اور دیگر محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی یہی روایت فرمائی اور ہر آیت پر وقف کرنے کو ترجیح دی اگرچہ کلام پورا نہ ہوا ہو اور مابعد سے متعلق ہو -

۱۲ - علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر زاد المعاد میں بحوالۂ روایت لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی آیات کھینچ کر پڑھتے تھے یعنی ہر آیت کے آخر میں وقف فرماتے اور اس جگہ پر اپنی آواز کھینچتے تھے -

۱۳ - علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے قراءۃ القرآن کی فصل میں روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے - ایک سانس میں لگاتار نہ پڑھتے اور نہ جلدی جلدی تلاوت فرماتے، بلکہ صاف صاف قرأت کرتے کہ ایک ایک حرف سمجھ میں آسکتا، اور ہر ہر آیت علٰحدہ علٰحدہ کرکے تلاوت فرماتے اور مد کے حروف یعنی الف ساکن، یا واؤ ساکن، یا یؔ ساکن کو (جن کے ماقبل کی حرکت موافق ہو - یعنی الف کے پہلے زبر ہو، یا واؤ کے پہلے پیش ہو، یا یؔ کے پہلے زیر ہو) کھینچ کر تلاوت فرماتے - اور رحمٰن اور رحیم کو کھینچ کر پڑھتے - اور بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھینچ کر پڑھتے تھے - پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی تلاوت کی اور اللہ، رحمٰن اور رحیم کو کھینچ کر پڑھا -

۱۴ - سفر السعادۃ میں صاحب قاموس مجد الدین فیروزآبادی شاگرد امام ابن قیم رحمہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیب وار ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے، اور ہر آیت کے آخر میں وقف فرماتے اور اخیر کلمہ کو کھینچ کر تلاوت کرتے -

قرآنی رسم الخط

نمبر شمار	نام پارہ مع نمبر	رکوع نمبر	قرآن مجید میں اس طرح لکھا ہے	مگر پڑھا اس طرح جائے -
۱	لَنْ تَنَالُوا ۴	۱۵/۶	اَفَائِنْ مَّاتَ	اَفَإِنْ مَّاتَ
۲		۱۶/۸	لَاۡاِلَى اللّٰهِ	لَاِلَى اللّٰهِ
۳	لَا يُحِبُّ اللّٰهُ ۶	۵/۹	اَنْ تَبُوْٓءَاۡ	اَنْ تَبُوْٓءَ
۴	وَاِذَا سَمِعُوْا ۷	۴/۱۲	مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ	مِنْ نَّبَاِ الْمُرْسَلِيْنَ
۵	وَقَالَ الْمَلَاُ ۹	۱۳/۴	وَمَلَا۟ئِهٖ	وَمَلَئِهٖ (اور جہاں جہاں قرآن مجید میں آیا ہو)
۶	وَاعْلَمُوْا (۱۰)	۷/۱۴	لَاۡاَوْضَعُوْا	لَاَوْضَعُوْا
۷	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ (۱۲)	۶/۶	اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ	ثَمُوْدَ

۱۵/۶، لکیر کے اوپر کا ہندسہ ۱۵ سورہ کے رکوع کا نمبر ہے - لکیر کے نیچے کا ہندسہ ۶ پارے کے رکوع کا نمبر ہے -

نمبر شمار	نام پارہ مع نمبر	رکوع نمبر	قرآن مجید میں اس طرح لکھا ہے	مگر پڑھا اس طرح جائے۔
۸	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ (۱۲)	[illegible]	بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا	بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖے ھَا وَمُرْسٰهَا
۹	وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ (۱۳)	[illegible]	لِتَتْلُوَا	لِتَتْلُوَ
۱۰	سُبْحٰنَ الَّذِیْ (۱۵)	[illegible]	لَنْ نَّدْعُوَا	لَنْ نَّدْعُوَ
۱۱	〃	[illegible]	لِشَایْءٍ	لِشَیْءٍ
۱۲	〃	[illegible]	لٰكِنَّا هُوَ اللّٰهُ	لٰكِنَّ هُوَ اللّٰهُ
۱۳	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ (۱۷)	[illegible]	اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ	اَفَئِنْ مِّتَّ
۱۴	وَقَالَ الَّذِیْنَ (۱۹)	[illegible]	لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ	لَاَذْبَحَنَّهٗ
۱۵	〃	[illegible]	ثَمُوْدَا	ثَمُوْدَ
۱۶	اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	[illegible]	ثَمُوْدَا	ثَمُوْدَ
۱۷	اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ (۲۱)	[illegible]	بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا	بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ؛ ۵
۱۸		[illegible]	لِيَرْبُوَا	لِيَرْبُوَ
۱۹	وَمَنْ يَّقْنُتْ (۲۲)	[illegible]	وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا	وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ؛ ۵
۲۰	〃	〃	فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا	فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ؛ ۵
۲۱	وَمَا لِیَ (۲۳)	[illegible]	لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ	لَاِلَى الْجَحِيْمِ
۲۲	حٰمٓ (۲۶)	[illegible]	نَبْلُوَا	نَبْلُوَ
۲۳	〃	[illegible]	بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ	بِئْسَ لِسْمُ الْفُسُوْقُ
۲۴		[illegible]	لِيَبْلُوَا	لِيَبْلُوَ
۲۵	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ ۲۷	[illegible]	وَثَمُوْدَا	وَثَمُوْدَ
۲۶	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (۲۸)	[illegible]	لَاۡاَنْتُمْ اَشَدُّ	لَاَنْتُمْ اَشَدُّ
۲۷	تَبٰرَكَ الَّذِیْ (۲۹)	۱۹	سَلٰسِلَا	سَلٰسِلْ ؛ ۵
۲۸	〃	〃	كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ	كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ

(حاشیہ: بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ غلط ہے)

نوٹ ۔ ۱ عربی میں یائے مجہول نہیں ہے۔ یہاں امالہ ہے۔ اس لئے یہاں ی کی آواز کھینچ کر نہ نکالی جائے بلکہ یائے مجہول کی طرح پڑھی جائے جیسے لفظ میرے، تیرے میں پڑھی جاتی ہے ۲ قواریرا ثانی میں الف زائدہ ہے لیکن اس کا الف وصل اور وقف دونوں حالتوں میں نہیں پڑھا جاتا۔ ۳ قرآن مجید میں جہاں جہاں لفظ اَنَا آیا ہے اس کو اَنَ پڑھنا چاہئیے یعنی آخر والے الف کو گرا دینا چاہئے ۴ اسی طرح جمع کے صیغے کے بعد جو الف آئے اس کو بھی نہ پڑھنا چاہئیے جیسے فَتَحُوْا ۔ جَمَعُوْا ۔ اس میں آخری الف صرف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا ۵ اگر حرف ساکن کے بعد حرف مشدد آئے تو حرف ساکن ہجے اور تلفظ کے وقت گر جائے گا مثلاً قَدْ تَّبَيَّنَ (قَتْ تَبَيَّنَ) اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ (اَلَمْ نَخْلُكُّمْ) ۶ الف زائدہ ہے بحالت وصل نہیں پڑھا جاتا مگر بحالت وقف پڑھا جاتا ہے ۷ اگر الف پر جزم ہو تو الف جھٹکے کے ساتھ پڑھا جائے گا مثلاً فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۔

خاص مقامات جہاں غلطی کرنیسے کفر کا اندیشہ ہی

عربی میں زبر، زیر، پیش کو بدل جانے سے معنی میں بعض مرتبہ بہت زیادہ فرق ہوجاتا ہی یہاں تک کہ اگر قصداً ایسا کیا جائے تو کفر تک مطلب پہنچتا ہی البتہ لاعلمی میں معاف ہی۔ اس لئے احتیاطاً وہ تمام مقامات ایک جگہہ جمع کر دیئے گئے ہیں تاکہ مدرسین ان الفاظ کو پڑھاتے وقت خاص طور سے ان کے اعراب (یعنی زیر، زبر، پیش) پر زیادہ توجہ کریں:-

نمبر شمار	نام پارہ مع نمبر	رکوع	صحیح	غلط	کیفیت
۱	الٓمّٓ - الحمد	ع ۱/۱	اَنعمتَ علیھِم	اَنعمتُ	ت کو زبر سے پڑھنا چاہیے۔
۲	〃	〃	اِیَّاکَ نَعبُدُ	اِیَاکَ نعبُدُ	ی پر تشدید ہونی چاہیے۔
۳	〃	۱۵/۱۵	وَاِذِابتَلٰی اِبراھیمَ رَبُّہٗ	اِبراھیمُ رَبَّہٗ	میم پر زبر اور ب پر پیش ہی۔
۴	سَیَقُولُ (۲)	۳۳/۱	وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوتَ	وَقَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوتُ	د پر پیش اور ت پر زبر صحیح ہی
۵	تِلکَ الرُّسُلُ (۳)	۳۴/۲	اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	اللّٰہُ	الف پر مد نہ ہونا چاہیے۔
۶	〃	۳۶/۴	وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ	یُضٰعَفُ	ع کے نیچے زیر صحیح ہے
۷	لَایُحِبُّ اللّٰہُ (۶)	۲۳/۳	مُبَشِّرِینَ وَمُنذِرِینَ	مُبَشَّرِینَ وَمُنذَرِینَ	ش اور ذ کے نیچے زیر چاہیے
۸	وَاعلَمُوٓا (۱۰)	۱/۷	مِنَ المُشرِکِینَ ۵ وَرَسُولُہٗ	رَسُولِہٖ	لام پر پیش ہونا چاہیے۔
۹	سُبحٰنَ الَّذِی (۱۵)	۲/۲	وَمَاکُنَّا مُعَذِّبِینَ	مُعَذَّبِینَ	ذ کے نیچے زیر ہے
۱۰	قَالَ اَلَم (۱۶)	۷/۱۴	وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ	اٰدَمَ رَبُّہٗ	میم پر پیش اور ب پر زبر ہے
۱۱	اِقتَرَبَ لِلنَّاسِ (۱۷)	۶/۷	اِنِّی کُنتُ مِنَ الظّٰلِمِینَ	کُنتَ	ت کو پیش سے پڑھنا چاہیے۔
۱۲	وَقَالَ الَّذِینَ (۱۹)	۱۱/۱۵	لِتَکُونَ مِنَ المُنذِرِینَ	المُنذَرِینَ	ذ کے نیچے زیر چاہیے۔
۱۳	وَمَن یَّقنُت (۲۲)	۴/۱۴	اِنَّمَا یَخشَی اللّٰہَ مِن عِبَادِہِ العُلَمٰٓؤُا	اللّٰہُ - عُلَمٰٓءَا	اللہ کی ہ پر زبر اور علموا کی ہمزہ پر پیش ہی۔
۱۴	وَمَالِیَ (۲۳)	۲/۶	اَرسَلنَا فِیھِم مُّنذِرِینَ	مُنذَرِینَ	ذ کے نیچے زیر چاہیے۔
۱۵	حٰمٓ (۲۶)	۴/۱۲	صَدَقَ اللّٰہُ رَسُولَہٗ	صَدَقَ اللّٰہَ رَسُولُہٗ	اللہ کی ہ پر پیش اور رسولہ کی لام پر زبر چاہیے
۱۶	قَد سَمِعَ اللّٰہُ (۲۸)	۳/۶	اَلبَارِئُ المُصَوِّرُ	المُصَوَّرُ	واؤ کے نیچے زیر ہونا چاہیے۔
۱۷	تَبٰرَکَ الَّذِی (۲۹)	۱/۵	اِلَّا الخٰطِئُونَ	اِلَّا الخٰطَئُونَ	ط کے نیچے زیر ہونا چاہیے۔
۱۸	〃	۱/۱۳	فَعَصٰی فِرعَونُ الرَّسُولَ	فِرعَونَ الرَّسُولُ	ن پر پیش اور لام پر زبر ہی۔
۱۹	〃	۲/۲۲	فِی ظِلٰلٍ	فِی ظَلٰلٍ	ظ کے نیچے زیر چاہیے۔
۲۰	عمّ (۳۰)	۲/۴	اَنتَ مُنذِرُ	مُنذَرُ	ذ کو زیر سے پڑھنا چاہیے۔

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ (حدیث)

(قرآن مجید کو اپنی خوش آوازی سے زینت دو)

قرآن مجید نہایت خوش آوازی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر حتی الامکان عربی لب و لہجہ میں پڑھے کہ ایک ایک حرف خوب اچھی طرح سے ادا ہو۔ پڑھتے وقت گانے والوں کی طرح سے نہ تو گٹکری سے پڑھے اور نہ منھ بنا بنا کر آواز نکالے۔ قدرتی خوش الحانی کے ساتھ بلا تکلف پڑھے۔ آواز میں تصنع اور بناوٹ نہ ہو۔ نہایت ضروری ہے کہ تجوید کی پابندی کے ساتھ الفاظ کے صحیح مخارج سیکھے۔ قرآنی رسم الخط سے آگاہ ہو۔ وقف، وصل، مد و قصر، اور غنہ و ادغام وغیرہ سے واقف ہو

اور مسنون ہے کہ قرأت کے ساتھ ساتھ تَدَبُّر اور تفہّم بھی ہو یعنی خوب غور و فکر سے سمجھ سمجھ کر پڑھے کیونکہ یہی مقصود اعظم اور مطلوب اہم ہے اسی سے انشراح صدر حاصل ہوتا ہے اور قلب میں نور پیدا ہوتا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ كِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ (یعنی یہ مبارک کتاب ہم نے تم پر اس لئے اتاری کہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں) ہر آیت کے معنی سمجھے جس سے قلب غور و فکر میں مشغول ہو، اور اوامر و نواہی پر توجہ کرے اور ان پر پختہ یقین رکھے۔ رحمت کی آیت پڑھے تو خوش ہو اور عذاب کی آیت پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔ دیکھ کر تلاوت کرنا زبانی تلاوت کرنے سے افضل ہے۔ کیونکہ قرآن مجید کے حرفوں پر نظر ڈالنا بھی عبادت ہے۔

یہاں تجوید کے چند آسان قاعدے نہایت سلیس الفاظ میں لکھے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ مدرسین بچوں کو پڑھاتے وقت انھیں مد نظر رکھیں گے۔

نون مشدّد

جب نون پر تشدید ہو تو اسے غنہ پڑھتے ہیں یعنی نون کی آواز کسی قدر ناک سے نکالی جاتی ہے مثلاً اِنَّ - اِنِّیْ - قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ - اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ -

نون ساکن

۱ - نون ساکن کے بعد اگر ب آئے تو نون کو میم سے بدل دیتے ہیں اور غنہ پڑھتے ہیں مثلاً (۱) كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ (۲) بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (۳) وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی -

نوٹ - قرآن مجید میں پہچان کے لئے ب پر چھوٹا سا میم لکھ دیتے ہیں

۲ - نون ساکن کے بعد اگر ی ۔ و ۔ م ۔ ن (جن کا مجموعہ یومن ہوا) میں سے کوئی حرف آئے تو غنہ اور ادغام دونوں کرتے ہیں۔ بشرطیکہ وَ یا یَ علیحدہ علیحدہ دو لفظوں میں ہوں مثلاً

یٓ :- مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ -

وٓ :- وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ -

مٓ :- وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ

نٓ :- فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ -

۳ - نون ساکن کے بعد رَ یا لَ (جن کا مجموعہ رَلْ ہوا) ہو تو صرف ادغام کرتے ہیں غنہ نہیں پڑھتے مثلاً

رَ :- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ

لَ :- فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا - وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ -

نوٹ :- قرآن مجید میں ادغام کے موقع پر حرف ساکن کے بعد والے حرف پر تشدید دیتے ہیں۔ ادغام کے معنی یہ ہیں کہ ایک حرف کی آواز کو دوسرے حرف کی آواز میں اس طرح ملا کر پڑھنا کہ پہلے حرف کی آواز ظاہر نہ ہو۔ صرف دوسرے ہی حرف کی آواز بولتے وقت معلوم ہو

۴ - نون ساکن کے بعد حروف حلقیہ میں سے اگر کوئی حرف آئے تو نہ غنہ پڑھتے ہیں اور نہ ادغام کرتے ہیں۔ حروف حلقیہ چھ ہیں :- ء - ہ - ح - خ - ع - غ جن کا مجموعہ اس مصرع میں ہے

ہمزہ، ہاؤ، حاؤ، خاؤ، عین، غین -

ءٓ :- مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

ہٓ :- عَنْهُمْ

حٓ :- مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ -

خٓ :- وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ -

عٓ :- هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ -

غٓ :- مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ -

۵ - نون ساکن کے بعد یؔ یا وؔ اگر ایک ہی لفظ میں اکٹھے ہو جائیں تو بھی نہ غنہ پڑھتے ہیں اور نہ ادغام کرتے ہیں قرآن مجید میں ایسے دو لفظ ہیں کہ جن میں نون ساکن کے بعد یؔ ہے اور دو لفظ ایسے ہیں کہ جن میں نون ساکن کے بعد واوؔ ہے مثلاً بُنْیَانٌ - دُنْیَا اور صِنْوَانٌ - قِنْوَانٌ -

۶ - نون ساکن کے بعد اگر ان پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آئے تو نون کو غنہ پڑھتے ہیں:- ت - ث - ج - د - ذ - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ف - ق - ک مثلاً

ت :- مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ - ث :- مَنْ ثَقُلَتْ
ج :- اَنْ جَآءَ - د :- عِنْدَ رَبِّهِمْ
ذ :- اَنْذَرْنٰكُمْ - ز :- وَاَنْزَلْنَا
س :- مِنْ سِجِّیْلٍ - ش :- فَمَنْ شَآءَ
ص :- عَنْ صَلَاتِهِمْ - ض :- مِنْ ضَرِیْعٍ
ط :- عَنْ طَبَقٍ - ظ :- یَوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ
ف :- یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ - ق :- مِنْ قُوَّةٍ
ک :- مِنْ كُلِّ اَمْرٍ -

تنوین

دو زبر، یا دو زیر، یا دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔ تنوین کا نون لکھا نہیں جاتا - صرف نون کی آواز بولتے وقت نکلتی ہے۔ تنوین کے سات قاعدے ہیں جن میں پانچ قاعدے نون ساکن کی طرح ہیں :-

۱ - جب کسی حرف پر تنوین ہو اور اس کے بعد ب ہو تو تنوین کے نون کی آواز کو میم کی آواز سے بدل دیں گے اور غنہ ہو گا مثلاً اَلِیْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ - (اَلِیْمُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ)

۲ - جب کسی حرف پر تنوین ہو اور اُس کے بعد حروف حلقیہ میں سے کوئی حرف آئے تو نہ ادغام کرتے ہیں اور نہ غنہ پڑھتے ہیں - حروف حلقیہ چھ ہیں - ء - ہ - ح - خ - ع - غ مثلاً :-

ء :- طَیْرًا اَبَابِیْلَ -
ہ :- مُبِیْنٍ هُدًى
ح :- نَارٌ حَامِیَةٌ
خ :- ثِیَابًا خُضْرًا -
ع :- یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ -
غ :- اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ

۳ - جب کسی حرف پر تنوین ہو اور اس کے بعد یؔ یا وؔ یا مؔ یا نؔ (جن کا مجموعہ یُوْمِنُ ہوا) میں سے کوئی حرف ہو تو غنہ اور ادغام دونوں کرتے ہیں - مثلاً

ی :- یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ -
و :- فِیْ تَضْلِیْلٍ وَّاَرْسَلَ -
م :- بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ -
ن :- سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا -

۴ - اگر کسی حرف پر تنوین ہو اور اس کے بعد ر یا ل (جن کا مجموعہ رل ہوا) آئے تو تنوین کے نون کی آواز گر جائے گی اور دونوں لفظوں کو آپس میں ادغام کریں گے - لہذا صرف ر یا ل کی آواز بولتے وقت باقی رہے گی - مثلاً

ر :- اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ -
ل :- ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ -

۵ - اگر کسی حرف پر تنوین ہو اور اس کے بعد ان پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آئے تو غنہ پڑھیں گے - وہ پندرہ حروف یہ ہیں ت - ث - ج - د - ذ - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ف - ق - ک مثلاً

ت :- عَدْنٍ تَجْرِیْ -
ث :- مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ -
ج :- عَیْنٌ جَارِیَةٌ
د :- یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ
ذ :- فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ
ز :- صَعِیْدًا زَلَقًا -
س :- بَشَرًا سَوِیًّا
ش :- لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا -
ص :- جِمٰلَتٌ صُفْرٌ
ض :- مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ
ط :- شَرَابًا طَهُوْرًا - ظ :- بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا

قٌ ۔ ضَالًّا فَهَدٰى - قٌ - كُتُبٌ قَيِّمَةٌ - كٌ - رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ

۶ - اگر تنوین کے بعد آیت ہو اور وہاں وقف کرنا چاہیں تو اگر دو زبر ہوں یا دو پیش ہوں تو دونوں زیر یا دونوں پیش کو نہ پڑھینگے بلکہ حرف آخر کو ساکن کر دینگے مثلاً

(۱) حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ (۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝

یہاں حالت وقف میں تنوین کو گرا کر مَسَدْ اور اَحَدْ پڑھا جائے گا لیکن اگر دو زبر ہوں تو بحالت وقف الف پڑھینگے (بشرطیکہ وہ حرف جس پر تنوین ہو گول ۃ نہ ہو) مثلاً اَفْوَاجًا کو حالت وقف میں اَفْوَاجَا پڑھیں گے اور تَوَّابًا کو تَوَّابَا پڑھیں گے -

اور اگر گول ۃ ہو اور اس پر تنوین ہو تو بحالت وقف ہ ساکن سے بدل دیں گے مثلاً عَيْنٌ جَارِيَةٌ - یہاں جَارِيَةٌ کو جَارِيَهْ پڑھیں گے نَارٌ حَامِيَةٌ کو نَارٌ حَامِيَهْ - اور فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ کو فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَهْ پڑھیں گے -

۷ - اگر تنوین (یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش) کے بعد ہمزہ وصل آئے تو ہمزہ کو گرا دیتے ہیں اور دو زبر یا دو زیر یا دو پیش کے بجائے ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش باقی رکھتے ہیں اور ایک چھوٹے سے نون کو (جو نون قطنی کہلاتا ہے) زیر دیکر اگلے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں - مثلاً نُوْحُ نِ ابْنَهٗ - یہ اصل میں نُوْحٌ اِبْنَهٗ تھا الف کو (جو درحقیقت ہمزہ وصل ہے) گرا دیا اور نُوْحٌ پر دو پیش کے بجائے ایک پیش باقی رکھا اور اس کے بعد ایک نون مکسور بڑھا کر اگلے حرف یعنی ب سے ملا کر نُوْحُ نِ ابْنَهٗ (نُوْحُ نَبْنَهٗ) پڑھا

نوٹ - ہمزہ وصل اکثر الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے اور ملا کر پڑھنے کی حالت میں گر جاتا ہے

وصل اور وقف کا بیان

جہاں آیت پر لا بنا ہو وہاں وصل یعنی ملا کر پڑھنا اور وقف یعنی آیت پر ٹھہرنا دونوں جائز ہیں اگر وقف کرنا چاہیں تو اس کے تین قاعدے ہیں

۱ - اگر آیت لا کے بعد الف لام ہو تو الف پر زبر دینگے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ لا یہاں عٰلَمِيْنَ پر وقف کیا اور چونکہ آیت لا کے بعد الف لام ہے اس لئے اَلرَّحْمٰنِ کے الف پر زبر دے کر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا اسی طرح سورہ ناس میں خَنَّاس پر وقف کیا اور اَلَّذِيْ کے الف پر زبر دے کر اَلَّذِيْ پڑھا - اسی طرح سورہ ماعون میں مُصَلِّيْنَ پر وقف کیا اور اَلَّذِيْنَ کے الف پر زبر دے کر اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ پڑھا

۲ - دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ اگر آیت لا پر وقف کرنا چاہیں اور آیت کے بعد الف ساکن ہے اور الف ساکن کے بعد کا حرف بھی ساکن ہے تو تیسرے حرف کی حرکت کو دیکھینگے اگر تیسرے حرف پر پیش ہے تو الف پر پیش دینگے اور اگر زبر یا زیر ہے تو الف کو زیر دینگے مثلاً سورہ فجر میں یٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ز ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ - یہاں مُطْمَئِنَّةُ پر آیت ہے اس لئے وقف کیا - اب آیت کے بعد الف ہے اور اس کے بعد دوسرا حرف ر ساکن ہے لہذا تیسرے حرف ج کی حرکت کو دیکھا - تیسرے حرف جیم کو زیر ہے اس لئے الف کو زیر دیا تو اب اِرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ پڑھیں گے بحالت وصل (مُطْمَئِنَّةُ نِرْجِعِيْ) پڑھیں گے -

(۲) هٰرُوْنَ اَخِيْ ۝ لا اشْدُدْ یہاں آیت لا کے بعد الف ہے اور الف کے بعد کا حرف ش ساکن ہے اس لئے تیسرے حرف د کی حرکت کو دیکھا تو پیش ہے لہذا الف کو پیش دیکر هٰرُوْنَ اَخِيْ ۝ لا اُشْدُدْ پڑھا - اگر ملا کر پڑھیں تو هٰرُوْنَ اَخِشْدُدْ ہوگا -

(۳) وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝ لا ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ یہاں مُنِيْبٍ پر آیت ہے اس لئے وقف کیا - اب آیت لا کے بعد الف ساکن ہے اور دوسرا حرف د بھی ساکن ہے اس لئے تیسرے حرف خ کی حرکت کو دیکھا تو پیش ہے لہذا الف کو پیش دیا اور اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ پڑھا -

(۴) اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ۝ لا نِ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ یہاں مُبِيْنٍ پر وقف کیا - اب آیت لا کے بعد الف ساکن ہے - الف ساکن کے بعد دوسرا حرف ق بھی ساکن ہے لہذا تیسرے حرف ت کی حرکت کو دیکھا تو ت پر پیش ہے اس لئے الف کو پیش دیا اور اُقْتُلُوْا يُوْسُفَ پڑھا اور اگر ملا کر پڑھیں تو مُبِيْنِ نِقْتُلُوْا يُوْسُفَ ہوا

۳ - اگر آیت لا کے بعد والے حرف پر تشدید ہے تو تشدید نکال دی جائیگی اور اس کے بعد جو حرکت اس حرف پر ہو گی وہ قائم رہے گی مثلاً اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ لا وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ اس مثال میں تَضْلِيْلٍ پر وقف کیا اور وَ کی تشدید کو نکال کر زبر باقی رکھا اس لئے وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ رہا -

میم کا بیان

(۱) اگر میم پر تشدید ہو تو غنہ پڑھیں گے مثلاً عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ -

(۲) میم ساکن کے بعد اگر دوسری میم آئے تو غنہ پڑھیں گے اور ادغام بھی ہوگا مثلاً اَمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ -

(۳) میم ساکن کے بعد اگر بَ آئے تو غنہ ہوگا مثلاً وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ

مد کا بیان

مد کے تین حروف ہیں :- وٗ - الف - یٖ - مد کے معنی لغت میں کھینچنے کے ہیں اور علم تجوید کی اصطلاح میں جب واؤ ساکن یا الف ساکن یا یائے ساکن ہو اور ان کے پہلے حرکت موافق ہو (یعنی واؤ سے پہلے پیش ہو یا الف سے پہلے زبر ہو یا یٰ سے پہلے زیر ہو) تو چونکہ ان کی آواز کھینچ کر نکالی جاتی ہے اس لئے اُن کو مد کہتے ہیں - ان تینوں کی مثال ایک لفظ میں نُوْحِیْھَا ہے اس میں وٗ سے پہلے پیش ہے اور یٰ سے پہلے زیر ہے اور الف سے پہلے زبر ہے -

مد کی قسمیں

۱ - حروف مد کے بعد اگر ایک کلمہ میں ہمزہ آئے تو اس کی آواز کھینچ کر پڑھی جاتی ہے - مثلاً سُوْٓءَ - شَآءَ - سِیْٓئَتْ -

۲ - اگر حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں آئے تو بھی کھینچ کر پڑھتے ہیں (۱) واؤ کے بعد ہمزہ کی مثال قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ (۲) (الف کے بعد ہمزہ کی مثال) مَآ اَنْزَلْنَا (۳) ی کے بعد ہمزہ کی مثال) فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ

۳ - حروف مد کے بعد اگر حرف مشدد آئے تو مد کی آواز کھینچی جائے گی - مثلاً وَلَا الضَّآلِّیْنَ -

۴ - حروف مد کے بعد اگر حرف ساکن آئے تو بھی کھینچ کر پڑھتے ہیں مثلاً آٰلْئٰنَ -

۵ - حروف مقطعات میں حرف مد کے بعد حرف ساکن آئے تو اسے (یعنی حرف مد کو) کھینچ کر پڑھنا چاہئے مثلاً

(۱) طٰسٓ (طاسین)

(۲) طٰسٓمّٓ - اس کا تلفظ طا - سیٖمْ - مِیْمْ ہے

(۳) الٓمّٓ ○ اللّٰہُ - اس کا تلفظ بحالت وقف :- الف لَامْ مِیْمْ ○ اَللّٰہُ ہے - بحالت وصل - الف لَامْ مِیْمَ اللّٰہُ ہے (اَلِفْ لَامْ مِیْمْ مَ اللّٰہُ غلط ہے)

۶ - ضمیر کی ہ کے بعد اگر ہمزہ آئے تو ضمیر کے حرف مد کو (جو لکھا نہیں ہوتا ہے مگر پڑھا جاتا ہے) کھینچ کر پڑھیں گے مثلاً (واؤ کی مثال) اَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ - اس میں ھ کا واؤ لکھا نہیں ہے مگر پڑھا جاتا ہے

(۲) (ی کی مثال) مِنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ - اس میں ضمیر کی ھ کے ساتھ یٰ لکھی نہیں ہے مگر کھینچ کر پڑھی جاتی ہے -

نوٹ - واحد مذکر غائب کی ضمیر ہ سے پہلے اگر حرف متحرک ہو (بشرطیکہ اپنے بعد والے حرف سے نہ ملے) تو ہ کو کھینچ کر پڑھیں گے مثلاً لَہٗ - بِہٖ

اور اگر ہ اپنے بعد والے حرف سے ملے تو کھینچ کر نہ پڑھینگے مثلاً لَہُ الَّذِیْ - بِہِ الَّذِیْ اور اگر ہ سے پہلے حرف ساکن ہو تو بھی کھینچ کر نہ پڑھیں گے مثلاً عَلَیْہِ - فِیْہِ لیکن جیسوں سورہ فرقان میں ایک جگہہ مستثنیٰ ہے وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا - اگرچہ اس مثال میں ہ سے پہلے یٰ حرف ساکن ہے پھر بھی اس ہ کو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے -

قرآن مجید کی تلاوت کے فضائل

(۱) اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفِیْعًا لِّاَصْحَابِہٖ (حدیث)

(قرآن مجید پڑھا کرو، کیونکہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا)

(۲) نَوِّرُوْا مَنَازِلَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ - (حدیث)

(نماز اور قرآن مجید کی تلاوت سے اپنے گھروں کو روشن کرو)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

"اُردو کا جدید قاعدہ" ، "اُردو کی جدید کتاب"

اور

چند اساطین علم کی رائیں

آنریبل جسٹس ڈاکٹر سر شاہ محمد سلیمان صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا چیف جسٹس ہائیکورٹ الہ آباد

"اُردو کا جدید قاعدہ" اور "اُردو کی جدید کتاب" مرتبہ شیخ علی جواد صاحب بی اے درجۂ اطفال کے واسطے بہترین کتابیں ہیں۔ اسباق کو آسان اور دلچسپ بنانے میں نہایت کاوش اور محنت سے کام لیا گیا ہی۔ الفاظ اور جملوں کے انتخاب نیز اُن کی مثالوں سے بچوں کو بہت دلچسپی ہوگی۔ مؤلف نے ابتدائی تعلیم کی ایک بڑی اہم خدمت انجام دی ہی۔ کیونکہ بچوں کے لئے اچھی کتابیں عموماً کمیاب ہیں۔ مجھے یقین ہی کہ مؤلف کی اس کوشش کو مدرسین قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔

ڈاکٹر محمد بذل الرحمٰن صاحب ایم اے پی ایچ ڈی (کیمبرج یونیورسٹی) پرنسپل اسماعیل کالج بمبئی

مجھے یہ دیکھ کر بہت مسرت ہوئی کہ شیخ علی جواد صاحب مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے اپنا وقت اور توجہ ایسے مسئلہ کی طرف مبذول کی ہی جس پر اب تک اہل علم نے اس قدر توجہ نہیں کی جتنی کہ اس کی اہمیت متقاضی ہی یہی وجہ ہے کہ اُردو کے مروجہ قاعدے قطعاً قابل اطمینان نہیں ہیں۔

مؤلف کی مرتبہ درسی کتابوں کے اصول تالیف اور طرز بیان کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ "اُردو کا جدید قاعدہ" میری رائے میں بچوں کے لئے ایک عمدہ اور معیاری تالیف ہی اور صوری اور معنوی اعتبار سے اپنے قسم کے تمام قاعدوں میں بہترین کتاب ہی "اُردو کی جدید کتاب" بھی انھیں اصول کے مطابق ترتیب دی گئی ہی اور میرے خیال میں اپنے مقصد تالیف کو باحسن وجوہ پورا کرتی ہی۔ مجھے یقین ہی کہ اگر بچوں کو ان دونوں کتابوں کے ذریعے سے اُردو سکھائی گئی تو نظام تعلیم میں ایک انقلاب عظیم رونما ہوگا۔ میں نے خود اپنے بچوں کو ان کتابوں کے ذریعے سے اُردو کی تعلیم دی اور نتیجہ نہایت اطمینان بخش ثابت ہوا۔ مجھے قوی امید ہی کہ سررشتۂ تعلیم اور مدرسین کی طرف سے مولف کی کافی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔